رہی۔ لیکن ان کی چند ایک تحریری یادداشتیں ہیں ان میں سے ایک کتاب کا مسودہ بڑی اہمیت رکھتا ہے یہ عربی زبان میں ہے اور مولاناؒ نے زمانۂ قیام حجاز میں اسے مرتب فرمایا۔ اس میں آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کی تحریک تجدید اسلام کا تعارف کرایا ہے۔ یہ کافی مبسوط کتاب ہے۔ اور اس کا نام ہے "التمہید لتعریف ائمۃ التجدید"۔ حضرت مولانا سندھیؒ کے عزیز شاگرد اور شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے ریسرچ پروفیسر مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی کے پاس "التمہید" کا مسودہ ہے۔ وہ اس کی نظر ثانی کر چکے ہیں خوش قسمتی سے مولانا سندھی کی اس اہم تاریخی کتاب کے چھپوانے کا انتظام بھی ہو گیا ہے، امید ہے وہ چند ماہ تک شائع ہو جائے گی۔

روس کے مشہور ترک عالم جناب موسیٰ جار اللہ مرحوم کچھ عرصہ مکہ معظمہ میں مولانا سندھیؒ کے ساتھ رہے تھے۔ اور آپ سے قرآن مجید کی تفسیر سنی تھی، مرحوم نے اسے قلم بند بھی کر لیا تھا مولانا کی یہ تفسیر بروایت موسیٰ جار اللہ عربی میں ہے، اگر اسے بھی مرتب کر کے شائع کر دیا جائے تو یہ اور "التمہید" ولی اللہی مکتب فکر کو دنیائے اسلام میں بالعموم اور عرب ملکوں میں بالخصوص متعارف کرانے کا بہترین ذریعہ ہو سکتی ہے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے زیرِ اہتمام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے دو رسالوں "الفوز الکبیر" اور "القول الجمیل" کا سندھی میں ترجمہ ہو رہا ہے، جیسے ہی ترجمہ مکمل ہوا، یہ دونوں رسالے شائع کر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ شاہ ولی اللہ کی کتاب "سطعات" پریس میں ہے اور مولانا قاسمی کی زیر نگرانی چھپ رہی ہے۔ "لمحات" کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب کی یہ دوسری کتاب ہے، جو اکیڈمی کی طرف سے اپنی اصل زبان میں شائع ہو گی۔ اس کے بعد "ہمعات" کے چھاپنے کا پروگرام ہے۔

قیام پاکستان کے بعد شروع شروع میں یہ جو شکایت تھی کہ پاکستان میں اعلیٰ معیار کی علمی، دینی اور تاریخی کتابیں کم چھپ رہی ہیں، جیسے جیسے دن گزر رہے ہیں، بحمد اللہ کم ہوتی جا رہی ہے اب ملک کے کئی ایک ادارے علوم دینیہ اور تاریخ اسلام پر معیاری کتابیں چھاپنے لگے ہیں، لیکن اپنی تمام ہمتوں اور کوششوں کے باوجود یہ ماننا پڑے گا کہ ان اداروں کا دائرۂ کار آخر محدود ہے اور انہیں اکثر و بیشتر اپنے کاروباری مصالح کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے اور ان کے لئے